حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

ملفوظات
حکیم الامت

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد 10

الافاضات الیومیہ
من
الافادات القومیہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی مجالس اور اسفار، نشست و برخاست میں بیان فرمودۂ انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء عظام رحمہم اللہ کے تذکروں، عاشقانِ الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات، دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر لفظ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا، ہر کلمہ شرابِ عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر جملہ اصلاح نفس و اخلاق، نکات تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی، نقلی، معلومات و تجربات کے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے۔ جن کا مطالعہ آپ کی پُر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے۔

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان 061 4540513 4519240
Email:taleefat@mul.wol.net.pk Ishaq90@hotmail.com

نام کتاب .... ملفوظات حکیم الامت

تاریخ اشاعت .... محرم ۱۴۲۴ھ

مطبع .... سلامت اقبال پریس ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
- ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی ، لاہور
- ☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
- ☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- ☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

(ملفوظ ۹۵) قدیم صنعتوں کو ترجیح حاصل ہے

ایک سلسلہ میں فرمایا کہ قدیم چیزوں کو ہر اعتبار سے جدید چیزوں پر ترجیح ہے یہ جو جدید صنعتیں ہیں ان کے مفاسد اب نظر آرہے ہیں ان سے بجائے عمارت کے عالم کی تباہی ہے۔ ریڈیو ایک ایسی چیز نکلی ہے کہ اب کسی کا راز ہی محفوظ نہیں۔

(ملفوظ ۹۶) خواب ایک معلق چیز ہے

ایک سلسلہ میں فرمایا کہ بزرگوں کا ارشاد ہے اور حدیث لا تحدث الا حبیبا اولبیبا اور حدیث علی رجل طائر سے ماخوذ ہے کہ اگر اپنا خواب بیان کرے تو کسی خیر خواہ اور عاقل سے بیان کرے تاکہ وہ اس کی تعبیر اچھی دے کیونکہ اکثر تعبیر اسی کے مطابق واقع ہو جاتی ہے جو پہلی بار تعبیر دیدی جائے چنانچہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ میری ایک ٹانگ تو مشرق میں ہے اور دوسری مغرب میں اس نے کسی احمق سے یہ خواب بیان کیا تو اس نے یہ تعبیر دیدی کہ تیری ٹانگیں چیری جائیں گی۔ اس پر وہ بہت گھبرایا اور ایک ماہر معبر کے پاس جا کر تعبیر پوچھی۔ اس نے پوچھا کہ کسی اور سے تو اس خواب کو بیان نہیں کیا اس نے جو واقعہ تھا کہہ دیا اس پر اس نے افسوس کیا اور کہا کہ اب تو یونہی ہو گا لیکن اگر تم میرے پاس پہلے آتے تو اس کی جو ایک دوسری تعبیر ہو سکتی ہے وہ میں دیتا اور پھر اسی کی مطابق تعبیر واقع ہوتی۔ میں یہ تعبیر دیتا کہ تمہارا تسلط مشرق میں بھی ہو گا اور مغرب میں بھی ہو گا۔ تو لیجئے خواب ایسی ضعیف اور معلق چیز ہے اور خواب تو خواب اس سے بھی بڑی چیزیں جن کو کشف و کرامت اور الہام کہتے ہیں اکابر نے تصریح فرمائی ہے کہ وہ بھی زیادہ مہتم بالشان چیزیں نہیں حتیٰ کہ کرامت کے متعلق ہی جس کو بڑی چیز سمجھا جاتا ہے بعض صاف گو حضرات کا یہ فیصلہ ہے کہ الکرامات حیض الرجال یعنی جیسے عورت حیض سے شرماتی ہے

اور اس کے چھپانے کی کوشش کرتی ہے اسی طرح اہل اللہ اپنی کرامتوں کے اظہار سے شرماتے ہیں اور اس کو چھپاتے ہیں۔ بہت سے اہل کرامت بزرگوں نے تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کسی کرامت کا صدور نہ ہوتا۔ وجہ یہ کہ انہوں نے بقدر اپنی کرامتوں کے اپنے آخرت کے درجات میں کمی محسوس کی کیونکہ غیر اہل کرامت کو آخرت میں کرامت کا حصہ بھی عطا ہو گا اور اہل کرامت کو کرامت کا حصہ یہیں مل گیا۔ یہ راز ہے اس کا۔ البتہ ماذون حضرات اس سے مستثنے ہیں۔ تو جب کشف اور الہام اور کرامت کی یہ حالت ہے تو خواب کی تو کیا ہستی ہے مگر آج کل لوگ اسی کو بڑی چیز سمجھتے ہیں۔ میری تو واقعی یہی تحقیق ہے بلکہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی خواب میں اپنے کو بدتر سے بدتر حالت میں بھی دیکھے لیکن آنکھ کھلنے کے بعد اس نے وضو کیا نماز پڑھی تو اسی خواب کا کچھ بھی ضرر نہیں اور اگر خواب میں اپنے آپ کو اچھی سے اچھی حالت میں دیکھے لیکن جب اٹھا تو دیکھا کہ رذائل میں مبتلا ہے اور عقائد تک میں شبہات ہیں تو اس خواب سے اس کو کچھ بھی فائدہ نہیں۔ بس بیداری کی حالت اصل چیز ہے کیونکہ وہ اختیاری ہے اور خواب غیر اختیاری چیز ہے جس پر نہ کچھ عذاب نہ ثواب۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چو غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم

مگر آجکل خواب کو وحی سمجھتے ہیں بلکہ وحی سے بھی بڑھا رکھا ہے اور جو خواب سے آگے بڑھے وہ کیفیات پر آگئے وہ کیفیات ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اور جو اصل چیز ہے یعنی عمل جس کے لئے وحی نازل ہوئی۔ انبیاء مبعوث ہوئے اس کی وقعت ہی جاتی رہی۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ہرا بھرا باغ ہو جس میں قسم قسم کے پھل بھی ہیں پھول بھی ہیں اس میں کوئی اپنی طرف سے کھرپا بھی لیجاوے اور پھل پھول سب کو چھوڑ کر گھاس کھودنے میں لگ جاوے اور سر پر گھاس کا گٹھا لاد کر لے آوے تو جن چیزوں کے پیچھے لوگ پڑے ہیں ان کی عمل کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے گھاس کی نسبت پھل پھول کے مقابلہ میں اور

میں ان چیزوں کی نفی نہیں کرتا۔ یہ چیزیں بھی ہیں طریق میں لیکن اپنے درجہ میں غرض لوگوں نے اس وقت افراط و تفریط کر رکھا ہے چنانچہ پیری مریدی کو بعض لوگوں نے گویا شریعت کے مقابلہ میں ایک مشن بنا لیا ہے۔ اور بعضے ایسے سوکھے ہیں کہ وہ تصوف کو کوئی جگہ ہی نہیں دیتے۔ غرض کہ دونوں طرف جہل ہے۔ ایک طرف زیادہ۔ ایک طرف کم۔ استفسار پر فرمایا کہ بدعتی زیادہ جہالت میں ہیں بہ نسبت وہابیوں کے کیونکہ وہابیوں کے یہاں خیر عمل تو ہے جو اصل چیز ہے گو اور چیزوں کی کمی ہے اور بدعتیوں میں تو روٹی ہی ندارد ہے صرف نمک ہی نمک ہے بس پھانکے جاؤ وہاں روٹی تو کھا رہا ہے گو روکھی پھیکی ہے نمک بالکل نہیں لیکن خیر غذا تو پیٹ میں پہنچ رہی ہے گو مزہ کچھ نہیں۔ بہر حال ضرورت کا درجہ تو پورا ہو رہا ہے اور یہاں تو نرا نمک ہی نمک ہے جس سے ایسے دست لگیں گے کہ قوت بڑھنا تو درکنار رہی سہی قوت بھی نکل جائے گی۔

(ملفوظ ۷۹) اصطلاحات تصوف احداث فی الدین نہیں

ایک سلسلہ کلام میں فرمایا کہ اصل تصوف کوئی نئی چیز نہیں ہے وہی چیز ہے جو قرآن و حدیث میں ہے البتہ کچھ اصطلاحات اور کچھ حالات نئے معلوم ہوتے ہیں سو اصطلاحات تو خود علماء محدثین وفقہاء کی بھی اپنی خاص ہیں جو بضرورت تسہیل مقرر کر لی ہیں جن کو بدعت ممنوعہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ احداث فی الدین نہیں ہے جو منع ہے احداث للدین ہے جو منع نہیں یہ تفصیل ہمارے اکابر نے کی ہے جو نہایت لطیف ہے اور بالکل صحیح۔ اور اصطلاحوں کی ضرورت جو تسہیل کے لئے ہے اختلاف استعداد کی وجہ سے پڑی۔ چنانچہ جو رنگ علماء مصنفین کی تقریر کا ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا نہیں تھا لیکن اس سے مقاصد نہیں بدلے۔ یہی حال تصوف کا بھی ہے کہ صرف بعض اصطلاحیں مختلف ہیں باقی مقاصد وہی ہیں جو قرآن و حدیث میں ہیں اب رہ گئی دوسری چیز یعنی احوال و مواجید خاصہ سو ان کا مسائل فن سے یا بعنوان دیگر مقاصد سے کوئی